سبق اردو

مئی ۲۰۲۳

جلد:۸،شمارہ:۵

Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)

IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214

Bank of Baroda, Branch: Gopiganj

Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

ایڈیٹر،پرنٹر،پبلشر : محمد سلیم

موبائل:9919142411

واٹس ایپ:9696486386

sabaqeurdu@gmail.com

سرنامۂ سرورق : عادل منصوری

سرورق : دانش الٰہ آبادی

کمپوزنگ : دانش الٰہ آبادی، اہل قلم

مطبع: عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس، سنت روی داس نگر، بھدوہی

فی شمارہ:۲۰۰(دوسو روپے) زر تعاون:۱۰۰۰(ایک ہزار روپے)

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔ کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ر۔ن۔ (بھدوہی) ہی کی عدالت میں ہوگی۔ ادارہ

دانش الٰہ آبادی

چیف ایڈیٹر

نیلوفر حفیظ	فن رباعی: آغاز وارتقاء	۵
اعلم شمس	صوفیائے کرام کی مذہبی رواداری	۹
ڈاکٹر عفت زریں	عصمت چغتائی کے افسانے ایک جائزہ	۱۲
ڈاکٹر فرحت علی	عصر حاضر میں ڈیجیٹل خواندگی کی اہمیت	۱۵
ا۔ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری ۲۔شبیر احمد ملک	خاکہ نگاری میں شخصیت کی عکاسی	۱۷
فہیم الدین	''جامع'' ایک جائزہ	۲۱
ڈاکٹر ظفر اللہ انصاری	واقعاتی شاعری: تفہیم وتعبیر	۲۲
ڈاکٹر سید مصطفیٰ مرشد جمال شاہ القادری	جمیل صدقی الرحادی کی شاعری پر ایک طائرانہ نظر	۲۵
ڈاکٹر ارشاد نیازی	شہر آشوب کی روایت اور 1857 کا معرکہ!	۳۰
محمد ابوالاعلیٰ حیات	~طلحہ رضوی برق فن کے آئینے میں	۳۵
محمد سعید الحسن	اردو غزل اور تصوف	۳۷
محمد جسیم الدین	جیلانی بانو کا ناول 'ایوان غزل' ایک جائزہ	۳۸

CS CamScanner

"قیصر شمیم کی شاعری میں عصری حسیت"	افتخار الحق (صادق)	۳۰
دبستان تنقید کے ایک اہم نقاد: ڈاکٹر محمد محسن	ڈاکٹر وصی احمد شمشاد	۴۳
اردو غزل کا عصری منظرنامہ خواتین کے حوالے سے	ڈاکٹر صنوبر شاہین	۴۶
اردو غزل کا عصری منظرنامہ: ایک جائزہ	ڈاکٹر محمد معراج الدین	۴۸
عاشق عظیم آبادی کی فنی کارکردگی	علاء الدین	۴۹
ابن انشا کی تحریف نگاری	ڈاکٹر مطیع الرحمٰن بن عطاء الرحمٰن	۵۱
صالحہ عابد حسین کے ناول "ساتواں آنگن" کا تجزیاتی مطالعہ	زینت جہاں، نگراں پروفیسر سید شفیق احمد اشرفی	۵۴
وادی کشمیر کے نمائندہ افسانہ نگار اور ان کے فکر و فن کا ایک جائزہ	ڈاکٹر ظفر اقبال	۵۶
مولانا ابوالکلام آزاد کی اردو نثر پر عربی زبان و ادب کا اثر	ڈاکٹر اصغر علی بیگ	۶۱
ہندوستان میں خواتین کی تعلیمی حالت کا ایک مطالعہ	اسماء گل	۶۴
ذکیہ مشہدی کے افسانوں میں موضوعات و مسائل	میسرہ اختر	۶۹
سید اشرف جہانگیر سمنانی کے احوال و آثار کا اجمالی جائزہ	علی زاہد ملک	۷۳
افلاطون کے تعلیمی نظریات	فیروز احمد ڈار	۷۵
نسخۂ خطی "اختیارات منظوم" از حضرت میر سید علی ہمدانی: ایک تعارف	ڈاکٹر بلال احمد شیخ	۷۷
آرام کے ڈراموں میں ہندوستانی تہذیب کے عناصر	ڈاکٹر قرۃ العین	۸۰
ابن کنول بحیثیت خاکہ نگار (کچھ شگفتگی کچھ سنجیدگی کے حوالے سے)	ڈاکٹر شاہد اقبال	۸۳
کشمیری افسانوں میں جدید فکری رجحانات	مہتاز کوثر	۸۵
شیخ عطار عشق و عرفان کے آئینہ میں، عشق چیست آئینہ خویش آمدن	ڈاکٹر ارشاد الرحمٰن ملک	۸۷
اتحاد عالم اسلام اور فکر علامہ اقبال	ڈاکٹر شاداب ارشد، ڈاکٹر محمد افروز عالم	۸۹
رباعیات علامہ شبلی	شگفتہ نازنیں	۹۵
تقسیم ملک کے بعد پنجاب کے اردو نثر نگاروں میں موضوعی تفکر	ڈاکٹر مدثر رشید	۹۷
کشمیری زبان ایک تعارف	اعجاز یوسف ملک	۱۰۱
شائستہ فاخری کے اردو تراجم	اے. شبیر باشاہ	۱۰۲
مجاز کی پیکر تراشی	امتیاز حسین	۱۰۴
مجتبیٰ حسین کی خاکہ نگاری کا تنقیدی مطالعہ	اسحاق احمد	۱۰۸
کشمیری افسانے کی روایت	مہتاز کوثر	۱۱۰
اسعد بدایونی کے شعری مجموعہ 'دھوپ کی سرحد' کا تنقیدی مطالعہ	مقیت احمد شیخ	۱۱۳
غیر لسانی مضمون کی معاونت سے اردو کی تدریس مواصلت کے تقاضے اور تدریسی لائحہ عمل	ڈاکٹر تمیزہ فاطمہ نقوی	۱۱۵
اخترالایمان کی مختصر نظمیں	درخشاں انجم	۱۱۸
جغرافیہ میں طلباء کے درمیان انکوائری مہارتوں کو فروغ دینے کی حکمت عملیاں	ا۔ عفان ظفر ۲۔ نگراں: ڈاکٹر رفیع محمد	۱۲۱
کلام آتش میں صوفیانہ عناصر	گلشن جہاں	۱۲۴
بہار کی اردو: ایک لسانی جائزہ	ڈاکٹر محبوب زاہد	۱۲۷
معری صحافی عبدالوہاب مطاوع کی خطوط نگاری	ڈاکٹر مقصود احمد	۱۳۱
مرزا اطہر بیگ: اکیسویں صدی کے اہم فکشن نگار	اعجاز احمد شاہ	۱۳۴
پریم ناتھ پردیسی کی ادبی خدمات۔۔۔ ایک جائزہ	اشتیاق حمید	۱۳۵
مغل دور کے آخر میں کشمیر میں فارسی شعری ادب کا جائزہ	محمد اکرم	۱۳۸
مخطوطہ شناسی میں حاشیہ (فٹ نوٹ) حوالہ اور ضمیمہ کی اہمیت	جنید حسین، آصف علی احمد	۱۴۱
کشمیری زبان کی شاعری میں تارک الوطنی کا رنگ	آصف اشرف لون	۱۴۳

علی سردار جعفری کی غزل: انفراد واختصاص

ظفر النقی

علی سردار جعفری بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں اور وہ بھی خصوصیت کے ساتھ آزاد نظم کے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ نظم سے گہرا رجحان رکھنے کے باوجود غزلیں بھی کہتے رہے اور ان کے تمام شعری مجموعوں میں چند غزلیں ضرور مل جاتی ہیں اور ان میں یکجا کردی جائیں تو بہ آسانی چالیس پچاس غزلوں کا خوبصورت مجموعہ تیار ہوسکتا ہے۔ اگر نظریاتی اور زمانی حد بندیوں سے ماورا ہوکر دیکھا جائے تو علی سردار جعفری اپنے شعری تجربات، تخلیقی وفور اور فنی اور شعری حرفتوں پر زبردست گرفت کی وجہ سے اردو غزل کی پوری روایت میں ایک اہم مقام کے حامل ہیں۔

علی سردار جعفری کی غزلوں میں بالواسطہ اظہار کے بعض وسائل کا سہارا لیا گیا ہے۔ ان کے یہاں تشبیہ اور تمثیل سازی کا رجحان بھی جگہ جگہ ملتا ہے لیکن سردار جعفری بنیادی طور پر بلاواسطہ اور غیر علامتی طرز اظہار کے نمائندہ شاعر قرار دیے جائیں گے اور اس قسم کے تمام فنی وسائل ان کی شاعری میں ضمنی اور جزوی وسائل کی حدوں سے آگے نہیں جاتے ہیں۔ درحقیقت ان کا بنیادی اسلوب براہ راست تخاطب، وضاحت اور بلند آہنگی سے مرتب ہوا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ سردار جعفری اپنی تمام تر ترقی پسندی کے باوجود کلاسیکی مزاج کے شاعر ہیں اور انھوں نے ماضی کی روایات واقدار سے کبھی بھی مکمل انحراف نہیں کیا بلکہ اردو اور فارسی کی شعری روایت کے غیر معمولی رچاؤ اور کلاسیکی طرز تخاطب کی تہہ داری سے استفادے نے ان کی غزلوں کو محض وضاحتی اور بیانیہ بھی نہیں رہنے دیا۔ بہ قول شمیم حنفی:

"سردار جعفری اپنی تمام تر ترقی پسندی کے باوجود کلاسیکی مزاج کے شاعر ہیں اور گو کہ زیادہ شوق کے ساتھ انھوں نے نظم اختیار کی مگر غزل کی روایت کو انھوں نے کبھی مسترد نہیں کیا۔ اس کے اثر سے ان کی نظم عموماً کبھی نکل نہیں سکی...... یہ جعفری کے اپنے جمالیاتی انتخاب کا نتیجہ بھی ہے۔ کسی طرح کی نفسیاتی مجبوری نہیں۔" [۳]

سردار جعفری کی غزلوں میں عصری مسائل، سیاسی موضوعات اور سماجی سروکار، یہاں تک کہ معاشی مسائل نمایاں طور پر دیکھے جاسکتے ہیں اور ان کے یہاں ترقی پسند افکار واقدار غزلوں کا موضوع بن کر اکثر شعروں سے جھانکتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً جبر وتشدد، استحصال، ظالم ومظلوم کی کشاکش، انقلاب کی خواہش، ایک نئی دنیا کی امید، سرمایہ دارانہ نظام سے نفرت وغیرہ۔ لیکن ان موضوعات کو بیان کرنے کے لیے وہی لفظیات، وہی استعارے اور وہی علامات کا سہارا لیتے ہیں جو صدیوں سے غزل کی روایت کا حصہ ہیں۔ غزل میں انھوں نے زبان وبیان کے تجربے نہیں کیے جب کہ نظموں میں ان کے یہاں زبان وبیان کے مختلف تجربے ملتے ہیں۔ بلکہ ان کے یہاں ترقی پسند استعارے اور علامات عام طور پر ملتے ہیں مثلاً جنوں، ستم، خنجر، تیغ، تلوار، رات، زنجیر، پیاس، صحرا، چمن، قفس، زخم، آتش، مقتل، قاتل، کوچۂ قاتل، آہن، راہ، راہبر، ساحل اور زندان وغیرہ لیکن یہ تمام استعارے اور علامتیں کلاسیکی غزل سے متعلق ہونے کے باوجود ان کے عہد کے مسائل موضوعات کو بیان کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کاش صدیوں کی غلاظت کو بہائے جائے
عصر نو ہم ترے سیلاب بلا سے خوش ہیں

کوئی ہو موسم تھم نہیں سکتا رقص جنوں دیوانوں کا
زنجیروں کی جھنکاروں میں شور بہاراں باقی ہے

ہماری تشنگی بجھتی نہیں شبنم کے قطروں سے
جسے ساقی گری کی شرم ہو آتش بہ جام آئے

صبح کے اجالے پہ رات کا گماں کیوں ہے
جل رہی ہے کیا دنیا، چرخ پہ دھواں کیوں ہے

کاٹ کر راتوں کا پربت عصر نو کے تیشہ زن
جوئے شیر وچشمۂ نور سحر لانے کو ہے

شاخ گل ہے کہ یہ تلوار کھنچی ہے یارو
باغ میں کہیں ہوا آج چلی ہے یارو

خون سر بہہ گیا موت آگئی دیوانوں کو
بارش سنگ سے طوفان شرر سے پہلے

خنجروں کی سازش پر کب تلک یہ خاموشی
روح کیوں ہے یخ بستہ، نغمہ بے زباں کیوں ہے

کام اب کوئی نہ آئے گا بس اک دل کے سوا
راستے بند ہیں سب کوچۂ قاتل کے سوا

ہوا ہے سخت اشکوں کے پرچم اڑ نہیں سکتے
لہو کے سرخ پرچم لے کے میدانوں میں آجاؤ

استعاروں کے علاوہ چند شعری پیکر ان کی نظموں کی طرح ان کی غزلوں میں تشکیل پاتے ہیں، مثلاً:

صحن زنداں میں پھر رات کے تاروں کا ہجوم
شمع کی طرح فروزاں سر دیوار آنکھیں